اکرام اللہ ساجد

تعارف جامعہ علومِ اثریہ جہلم

دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے جدوجہد ملتِ اسلامیہ کے تحفظ و بقا کے لیے باطل قوتوں کی سرکوبی۔ عقائد و ایمانیات کی پختگی و حفاظت کے لیے گمراہ کن فرقوں اور غلو پسندوں کی تحریفاتِ باطلہ کی تردید، ان کا تعاقب نیز اہلِ اسلام کی تعلیم و تربیت کے لیے علومِ کتاب و سنت کی ترویج تبلیغ اور نشر و اشاعت ہر سچے مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے ___ اسی مقدس فریضہ کی ادائیگی کے پیشِ نظر آج سے تقریباً چوالیس سال قبل جہلم کے چند نیک سیرت علم دوست اشخاص نے چوک اہلحدیث میں مدرسہ دار الحدیث کی بنیاد رکھی۔ ابتدائی تیرہ سال تک یہ مدرسہ بھی دیگر چھوٹے چھوٹے دینی مدارس کی طرح اثرات و نتائج کے اعتبار سے ایک محدود مدرسہ رہا، لیکن پھر اللہ رب العزت نے حافظ عبد الغفور رحمۃ اللہ علیہ (المعروف جہلمی) کو جہلم آنے کی توفیق بخشی ___ ۱۹۶۲ء میں آپ نے اس مدرسہ کا چارج سنبھالا اور شہر کی واحد مسجد اہلحدیث میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے شروع کیے۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک قدآور علمی شخصیت، کامیاب مناظر اور صاحبِ طرز ادیب ہی نہیں، زاہدِ شب زندہ دار، ہمہ وقت ذکر و فکر میں مشغول رہنے والے، سادگی و انکساری کا حسین مرقع، انتہائی مہمان نواز اور دیگر بہت سی خوبیوں اور بڑی صلاحیتوں کے مالک تھے ___ قدرت نے آپ کو حق کی حمایت کا جذبہ، بے لوث مخلصانہ دینی تڑپ اور کام کا داعیہ خوب عطا فرمایا تھا ___ راہِ حق کے اس ان تھک مجاہد کی انتہائی تمنا یہ تھی کہ دنیا میں کوئی ایسا کام کر جاؤں جو صدقۂ جاریہ بھی ہو مسلکِ حقہ کے فروغ کا باعث بھی اور اخروی نجات کا ذریعہ بھی ___ بالکل اس شعر کے مصداق کہ ؎

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں ... اگر کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں

خدمتِ دین کی اسی لگن اور جذبۂ خیر کے پیشِ نظر آپ نے جہلم شہر میں ایک عظیم دینی درسگاہ کے قیام کا فیصلہ کر لیا، اور پھر تو حالت یہ تھی کہ ؎

اسی کشمکش میں گزریں مری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رومی کبھی پیچ و تابِ رازی

بالآخر اللہ رب العزت نے آپ کی پُر خلوص محنتوں اور ریاضتوں کو حُسنِ قبولیت بخشا اور دو ڈھائی سال ہی کی قلیل مدت میں جامعہ علومِ اثریہ کی کنکریٹ سے بنی ہوئی تین منزلہ انتہائی خوبصورت عمارت شہر کے وسط میں عالمِ وجود میں آگئی ــــ اس عمارت پر تقریباً ستر لاکھ روپے کے مصارف اٹھے، جو حافظ صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی خداداد ہمت، محنت اور تگ و دو سے فراہم کیے ــــ عمارت کی تکمیل کے بعد مدرسہ دارالحدیث کے طلباء و اساتذہ یہاں منتقل ہو گئے اور وسطِ شہر سے "قال اللہ وقال الرسول" کی دلنواز صدائیں گونجنا شروع ہو گئیں ــــ اس عمارت کی بنیاد خلوص و للہیت پر مبنی تھی، اور اسی کا یہ ثمرہ تھا کہ آپؒ نے اپنی زندگی میں تعلیم و تدریس کے یہ وسیع اور روح پرور مناظر دیکھے۔

جامعہ علومِ اثریہ کی اس عمارت میں طلباء کی تعلیم و تدریس و تربیت کے ساتھ ہی ساتھ شہر بھر میں مختلف مقامات پر بچیوں کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ بھی آپ کی زیرِ نگرانی جاری تھا ــــ آپ کے ذہن میں منصوبہ یہ تھا کہ طلباء کے لیے یونیورسٹی کی شکل پر "المرکز الاسلامی" کے نام سے ایک عظیم الشان عمارت تعمیر کر کے طلباء کو وہاں منتقل کر دیا جائے اور جامعہ علومِ اثریہ کی عمارت کو طالبات کے لیے مختص کر دیا جائے، جہاں مقامی طالبات کے علاوہ بیرونِ شہر کی بچیوں کی بھی نہ صرف تعلیم بلکہ رہائش و خوراک کا بھی بندوبست ہو ــــ اللہ رب العزت نے آپ کی یہ تمنا بھی پوری فرما دی اور حاکمِ شارجہ شیخ سلطان بن محمد القاسمی حفظہ اللہ، جو انتہائی صالح، سلفی الذہن حکمران ہیں، کے تعاون سے دو ایکڑ رقبۂ زمین پر دو کروڑ پانچ لاکھ روپے کے مصارف پر "المرکز الاسلامی" کی عظیم الشان، خوبصورت، وسیع اور تاریخی عمارت تعمیر ہوئی۔ اس عمارت کے ایک پہلو میں لاہور کی مسجد شہداء کی طرز پر ایک شاندار مسجد "جامع مسجد سلطان" کے نام سے موسوم، اپنی مثال آپ ہے ــــ بقیہ

عمارت دو منزلہ ہے جس میں ۴۵ کمروں پر مشتمل دارالاقامہ ہے اور جن میں ۲۰۰ طلباء کی رہائش کا بندوبست کیا گیا ہے، پانچ کمروں پر مشتمل دفاتر بنائے گئے ہیں، چودہ کلاس رومز ہیں، لائبریری کے لیے وسیع ہال، مسجد کے نیچے وسیع تہ خانہ، مہمان خانہ، ڈائننگ ہال اور گراسی پلاٹ کے علاوہ اساتذہ کے لیے فیملی کوارٹرز الگ بنائے گئے ہیں۔ پوری عمارت انتہائی خوبصورت، ہوادار اور جدید سہولتوں سے آراستہ ہے —— اس وقت مقامی، ملکی، اور غیر ملکی طلباء کی ایک کثیر تعداد (تین ساڑھے تین صد کے قریب) اس عمارت میں قابل ترین اساتذہ سے علوم اسلامی کے علاوہ عصری تعلیم سے فیض یاب ہو رہی ہے، جبکہ پہلی عمارت "جامعہ اثریہ للبنات" کے نام سے موسوم ہو کر طالبات کے لیے مختص ہو چکی ہے۔

" المرکز الاسلامی " کے تحت اس وقت درج ذیل ادارے کام کر رہے ہیں:

۱۔ جامعہ اثریہ للبنین : اس کے مدیر حافظ عبدالحمید عامر بن حافظ عبدالغفورؒ ہیں۔

۲۔ جامعہ اثریہ للبنات : کا انتظام و انصرام حافظ احمد حقیق بن حافظ عبدالغفورؒ کے سپرد ہے۔

۳۔ مجلس التحقیق الاثری : کے انچارج جناب حافظ ثناء اللہ الزاھدی ہیں۔

۴۔ مرکز التدریب العلمی

۵۔ مکتبۃ الجامعہ (لائبریری جامعہ)

۶۔ قسم المخطوطات

۷۔ اثریہ لائبریری (چوک اہلحدیث مسجد اہلحدیث)

۸۔ دارالافتاء (زیر نگرانی شیخ الحدیث جامعہ جناب مولانا پیر محمد یعقوب صاحب ہاشمی)

۹۔ ماہنامہ حرمین

۱۰۔ الاثریہ ہسپتال

۱۱۔ اثریہ فری ڈسپنسری

۱۲۔ اثریہ نرسری سکول

علاوہ ازیں شہر کے مختلف مقامات پر اہلحدیث یوتھ فورس کے ۸ یونٹ، بیس کے قریب مساجد اہلحدیث " جامعہ علوم اثریہ المرکز الاسلامی " کے زیر نگرانی

ہیں، جن میں نمازِ پنجگانہ باجماعت، خطباتِ جمعہ، روزانہ درسِ قرآن و حدیث کے انتظام کے علاوہ حفظ و ناظرہ قرآنِ مجید کے شعبے قائم ہیں۔

الغرض، تعلیم و تدریس سے لے کر دعوت و ارشاد تک، تحریر و تصنیف و تالیف سے لے کر بحث و مناظرہ تک، سیاسیات سے لے کر سماجی سرگرمیوں تک، عوام الناس کو علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کرنے سے لے کر یتامیٰ و مساکین کی کفالت تک، پرائمری تعلیم سے لے کر اعلیٰ اسلامی علوم کی تکمیل اور پھر سعودی یونیورسٹیوں میں داخلہ کے مواقع تک جامعہ علومِ اثریہ المرکز اسلامی اس وقت تمام شعبوں میں مصروفِ کار ہے، جس کے رئیس حافظ صاحب مرحوم کے سب سے بڑے صاحبزادے مولانا محمد مدنی ہیں، اور جو نہایت خلوص، محنت، لگن، یکجہتی، مستعدی اور دیانت و استقامت سے اپنے بھائیوں (حافظ عبدالحمید عامر، حافظ احمد حقیق، قاری عبدالرشید اور حافظ عبدالرؤف) کے ہمراہ سرگرمِ عمل ہیں — اپنے شفیق، علم دوست، عالم باعمل، خادمِ دین لیکن قابلِ فخر باپ حافظ عبدالغفور (رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃ) کے لیے صدقۂ جاریہ!

ہماری دعاء ہے ؎

اے خدا ایں جامعہ قائم بدار
فیضِ اُو جاری بود لیل و نہار

— آمین!

محمدی کیسٹ ہاؤس کی اکسیری پیشکش "زرق آئل" ۱۸ اردو بازار لاہور
سکری، خشکی ۔ تے بالوں کا قدرتی علاج فون ۷۲۲۳۰۴۶